بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ — جماعت نہم

ترجمہ القرآن المجید
مکمل کتاب نوٹس

نہم جماعت — بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کوئٹہ

تمام سورتوں کے مطالعاتی نوٹس
مختصر سوالات + تفصیلی سوالات + معروضی سوالات
جوابات اور جوابی کلید سمیت

زاہد نوٹس — طلبہ کے لیے مفت مطالعاتی مواد
تمام مواد اصل تحریر ہے، نصاب کے مطابق تیار کردہ

فہرست

1۔ سورۃ سورۃ مریم

2۔ سورۃ سورۃ طٰہٰ

3۔ سورۃ سورۃ الانبیاء

4۔ سورۃ سورۃ الحج

5۔ سورۃ سورۃ الفرقان

6۔ سورۃ سورۃ الشعراء

7۔ سورۃ سورۃ النمل

8۔ سورۃ سورۃ القصص

9۔ سورۃ سورۃ العنکبوت

10۔ سورۃ سورۃ الروم

11۔ سورۃ سورۃ لقمان

12۔ سورۃ سورۃ السجدہ

13۔ سورۃ سورۃ سبا

14۔ سورۃ سورۃ فاطر

15۔ سورۃ سورۃ یٰس

16۔ سورۃ سورۃ الصافات

17۔ سورۃ سورۃ ص

18۔ سورۃ سورۃ الاحقاف

نوٹ برائے طالب علم: اس کتاب میں سورتوں کی فہرست قومی نصاب کی اٹھارہ سورتوں پر مبنی ہے، جسے بلوچستان بورڈ نے اختیار کیا ہے۔ اپنی تیاری کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتاب سے ضرور ملائیں۔ اس نوٹس میں قرآنی عبارات کا متن شامل نہیں کیا گیا — صرف خلاصے، تشریح اور سوالات دیے گئے ہیں۔

امتحانی خاکہ — اہم معلومات

بلوچستان بورڈ کے جاری کردہ اسکیم آف اسٹڈیز کے مطابق ترجمہ القرآن المجید نہم جماعت کا **کل پرچہ پچاس نمبروں** کا ہوتا ہے۔

پرچے میں عموماً معروضی سوالات، مختصر سوالات، مشکل الفاظ کے معانی، ترجمہ اور تشریحی نوٹ شامل ہوتے ہیں۔ ذیل میں دیا گیا خاکہ غیر سرکاری ذرائع سے بیان کردہ عام خاکہ ہے — بلوچستان بورڈ کی جانب سے اس کی باضابطہ تصدیق دستیاب نہیں، اس لیے حتمی خاکے کے لیے بورڈ کے ماڈل پرچے کو دیکھیں:

معروضی سوالات — دس نمبر • مختصر سوالات — دس نمبر • الفاظ کے معانی — پانچ نمبر • ترجمہ — پندرہ نمبر • تشریحی نوٹ — دس نمبر

نوٹ: بعض بورڈز کے ماڈل پرچوں میں نمبروں کی تقسیم مختلف ہوتی ہے، اس لیے یہ خاکہ صرف تیاری کی رہنمائی کے لیے ہے۔

تیاری کا طریقہ

- ہر سورت کے نوٹس پہلے غور سے پڑھیں، پھر مختصر سوالات کے جوابات خود لکھ کر دیکھیں۔
- معروضی سوالات حل کرنے کے بعد جوابی کلید سے اپنے جوابات ملائیں۔
- مشکل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ہر سورت کا مرکزی پیغام اپنی زبان میں لکھنے کی مشق کریں۔

سورۃ 1: سورۃ مریم

سورۃ مریم مکی سورت ہے جس کا نام حضرت مریم کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت زکریا کی دعا، حضرت مریم کی پاکیزگی اور حضرت عیسیٰ کی ولادت کا ذکر ہے۔ سورت کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ جسے چاہے بے مثال طریقے سے نواز دیتا ہے۔

اہم نکات

- حضرت زکریا نے بڑھاپے میں اللہ سے نیک اولاد کی دعا مانگی اور اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔
- حضرت مریم پاکیزہ اور نیک خاتون تھیں جنہیں اللہ نے اپنی عبادت کے لیے چن لیا تھا۔
- حضرت عیسیٰ کی ولادت اللہ کی قدرت کی نشانی ہے کہ اللہ جس طرح چاہے پیدا فرماتا ہے۔
- اللہ کے نیک بندے مصیبت کے وقت بھی صبر کرتے ہیں اور اللہ پر بھروسا رکھتے ہیں۔
- اس سورت میں حضرت ابراہیم کی اپنی قوم کو توحید کی دعوت کا ذکر بھی آیا ہے۔
- قیامت کے دن ہر شخص اپنے اعمال کا جواب دہ ہوگا اور کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **دعا:** اللہ سے مانگنا • **پاکیزگی:** گناہوں اور برائیوں سے پاک ہونا • **قدرت:** اللہ کی بے پایاں طاقت

خلاصہ: سورۃ مریم انسان کو سکھاتی ہے کہ اللہ کی قدرت بے حد ہے اور وہ دعا قبول فرمانے والا ہے۔ حضرت مریم اور حضرت زکریا کی زندگیاں صبر، پاکیزگی اور اللہ پر بھروسے کی بہترین مثال ہیں۔ جو شخص اللہ سے سچے دل سے مانگتا ہے اللہ اسے ضرور نوازتا ہے۔

سورۃ 1: سورۃ مریم — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ مریم کا نام کس کے نام پر رکھا گیا ہے؟

جواب: یہ سورت حضرت مریم کے نام پر رکھی گئی ہے جن کا ذکر اس سورت میں تفصیل سے آیا ہے۔

سوال 2: حضرت زکریا نے اللہ سے کیا دعا مانگی؟

جواب: حضرت زکریا نے بڑھاپے میں اللہ سے نیک اور صالح اولاد کی دعا مانگی۔

سوال 3: حضرت مریم کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت مریم کی زندگی سے پاکیزگی، صبر اور اللہ پر مکمل بھروسے کا سبق ملتا ہے۔

سوال 4: حضرت عیسیٰ کی ولادت اللہ کی کس صفت کی نشانی ہے؟

جواب: حضرت عیسیٰ کی ولادت اللہ تعالیٰ کی بے پایاں قدرت کی نشانی ہے۔

سوال 5: حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو کس بات کی دعوت دی؟

جواب: حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور بت پرستی سے روکا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ مریم کی روشنی میں دعا کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ مریم میں حضرت زکریا کی دعا کا ذکر ہے کہ انہوں نے بڑھاپے اور کمزوری کے باوجود اللہ سے نیک اولاد مانگی اور اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا مومن کا سب سے بڑا ہتھیار ہے اور اللہ اپنے بندوں کی پکار سنتا ہے۔ دعا میں اخلاص، یقین اور صبر ضروری ہے۔ انسان کو مشکل حالات میں مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ سے مانگتے رہنا چاہیے، کیونکہ اللہ کی رحمت ہر مشکل سے بڑی ہے۔

سوال 2: حضرت مریم کی زندگی سے طالب علم کے لیے کیا رہنمائی ملتی ہے؟

جواب: حضرت مریم کی زندگی طالب علم کے لیے پاکیزگی، محنت اور اللہ پر بھروسے کی مثال ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی اللہ کی عبادت اور نیکی میں گزاری اور مصیبت کے وقت صبر کیا۔ طالب علم کو بھی اپنی تعلیم میں محنت کرنی چاہیے، بری صحبت سے بچنا چاہیے اور مشکل وقت میں اللہ پر بھروسا رکھنا چاہیے۔ پاکیزہ کردار ہی انسان کی اصل کامیابی ہے۔

سورۃ 1: سورۃ مریم — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ مریم کس کے نام پر ہے؟
(الف) حضرت آسیہ (ب) حضرت مریم (ج) حضرت ہاجرہ (د) حضرت سارہ

2۔ حضرت زکریا نے کس چیز کی دعا مانگی؟
(الف) دولت کی (ب) نیک اولاد کی (ج) حکومت کی (د) لمبی عمر کی

3۔ حضرت مریم کی سب سے بڑی صفت کیا تھی؟
(الف) دولت (ب) پاکیزگی (ج) طاقت (د) شہرت

4۔ حضرت عیسیٰ کی ولادت کس کی نشانی ہے؟
(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) حکیموں کے علم کی (د) قسمت کی

5۔ حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو کس کی دعوت دی؟
(الف) بت پرستی کی (ب) توحید کی (ج) تجارت کی (د) جنگ کی

6۔ سورۃ مریم کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

7۔ دعا کس کا ہتھیار ہے؟
(الف) بادشاہ کا (ب) مومن کا (ج) تاجر کا (د) سپاہی کا

8۔ قیامت کے دن ہر شخص کس کا جواب دہ ہوگا؟
(الف) دوسروں کے اعمال کا (ب) اپنے اعمال کا (ج) اپنے خاندان کا (د) کسی کا نہیں

9۔ صبر کرنے والوں کے ساتھ کون ہوتا ہے؟
(الف) شیطان (ب) اللہ تعالیٰ (ج) دنیا (د) کوئی نہیں

10۔ حضرت زکریا کی دعا کیوں قبول ہوئی؟
(الف) وہ بادشاہ تھے (ب) انہوں نے سچے دل سے مانگا (ج) وہ امیر تھے (د) وہ جوان تھے

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 2: سورۃ طٰہٰ

سورۃ طٰہٰ مکی سورت ہے جس کا نام اس کے شروع کے حروف کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت موسیٰ کی زندگی، فرعون کے مقابلے میں ان کی دعوت اور اللہ کی مدد کا ذکر ہے۔ سورت کا پیغام یہ ہے کہ حق کی دعوت دینے والے کو اللہ کی مدد ضرور ملتی ہے۔

اہم نکات

- حضرت موسیٰ کو نبوت ملی اور انہیں فرعون کی طرف دعوت لے کر جانے کا حکم ہوا۔
- حضرت موسیٰ نے اللہ سے اپنی زبان کی روانی اور اپنے بھائی حضرت ہارون کی مدد کی دعا مانگی۔
- فرعون نے تکبر کیا اور حضرت موسیٰ کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔
- حضرت موسیٰ کے عصا کا معجزہ اللہ کی قدرت کی نشانی تھا۔
- بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات ملی اور سمندر میں راستہ بن گیا۔
- حضرت موسیٰ کی زندگی صبر، حوصلے اور اللہ پر بھروسے کی مثال ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **دعوت:** اللہ کے پیغام کی طرف بلانا • **تکبر:** اپنے آپ کو بڑا سمجھنا • **معجزہ:** نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والی اللہ کی نشانی

خلاصہ: سورۃ طٰہٰ بتاتی ہے کہ اللہ کے نبی حق کی دعوت دیتے ہیں اور ظالم حکمران ان کی مخالفت کرتے ہیں، مگر انجام میں حق ہی غالب آتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے خوف اور کمزوری کے باوجود اللہ کے حکم پر عمل کیا اور اللہ نے انہیں فرعون پر فتح عطا فرمائی۔

سورۃ 2: سورۃ طٰہٰ — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: حضرت موسیٰ کو کس کی طرف دعوت لے کر جانے کا حکم ہوا؟

جواب: حضرت موسیٰ کو فرعون کی طرف اللہ کی دعوت لے کر جانے کا حکم ہوا۔

سوال 2: حضرت موسیٰ نے اللہ سے کیا دعا مانگی؟

جواب: حضرت موسیٰ نے اللہ سے اپنے سینے کی کشادگی، زبان کی روانی اور اپنے بھائی ہارون کی مدد کی دعا مانگی۔

سوال 3: فرعون نے حضرت موسیٰ کی دعوت کا کیا جواب دیا؟

جواب: فرعون نے تکبر کیا اور حضرت موسیٰ کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔

سوال 4: بنی اسرائیل کو فرعون سے کیسے نجات ملی؟

جواب: اللہ کے حکم سے سمندر میں راستہ بن گیا اور بنی اسرائیل پار ہو گئے جبکہ فرعون ڈوب گیا۔

سوال 5: حضرت موسیٰ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت موسیٰ کی زندگی سے صبر، حوصلے اور مشکل وقت میں اللہ پر بھروسے کا سبق ملتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ طٰہٰ کی روشنی میں حق کی دعوت کی مشکلات اور اللہ کی مدد بیان کریں۔

جواب: سورۃ طٰہٰ میں حضرت موسیٰ کی دعوت کا ذکر ہے کہ انہیں ایک ظالم اور متکبر حکمران فرعون کے سامنے جانا پڑا۔ حق کی دعوت دینے والے کو مخالفت، دھمکیوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر اللہ اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے ڈر کے باوجود اللہ کے حکم پر عمل کیا اور اللہ نے انہیں معجزے عطا فرمائے اور فرعون پر فتح دی۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ حق کی راہ میں مشکلات آتی ہیں مگر انجام میں حق ہی کامیاب ہوتا ہے۔

سوال 2: حضرت موسیٰ کی دعا سے طالب علم کیا سیکھ سکتا ہے؟

جواب: حضرت موسیٰ نے نبوت ملنے پر اللہ سے سینے کی کشادگی اور زبان کی روانی کی دعا مانگی۔ اس سے طالب علم یہ سیکھتا ہے کہ کسی بھی بڑے کام سے پہلے اللہ سے مدد مانگنی چاہیے۔ علم اور بیان کی صلاحیت اللہ کی نعمت ہے اور اسے مانگنا چاہیے۔ مشکل کام میں اپنے بھائیوں اور دوستوں کی مدد لینا بھی سنت ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ امتحان اور زندگی کی مشکلات میں اللہ سے مدد مانگے اور محنت کرے۔

سورۃ 2: سورۃ طٰہٰ — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ طٰہٰ کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟
(الف) ایک شہر کے نام پر (ب) اس کے شروع کے حروف پر (ج) ایک پہاڑ کے نام پر (د) ایک دریا کے نام پر

2۔ حضرت موسیٰ کو کس کی طرف بھیجا گیا؟
(الف) قومِ عاد کی طرف (ب) فرعون کی طرف (ج) قومِ ثمود کی طرف (د) قومِ مدین کی طرف

3۔ حضرت موسیٰ نے کس کی مدد کی دعا مانگی؟
(الف) حضرت یوسف کی (ب) حضرت ہارون کی (ج) حضرت عیسیٰ کی (د) حضرت داؤد کی

4۔ فرعون کی سب سے بڑی برائی کیا تھی؟
(الف) غربت (ب) تکبر (ج) سخاوت (د) عاجزی

5۔ حضرت موسیٰ کا عصا کس کی نشانی تھا؟
(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) فرعون کی طاقت کی (د) جادو کی

6۔ بنی اسرائیل سمندر سے کیسے پار ہوئے؟
(الف) کشتی سے (ب) اللہ کے حکم سے راستہ بن گیا (ج) تیر کر (د) پل سے

7۔ فرعون کا انجام کیا ہوا؟
(الف) وہ بادشاہ بن گیا (ب) وہ ڈوب گیا (ج) وہ ہجرت کر گیا (د) وہ توبہ کر گیا

8۔ حق کی دعوت دینے والے کو کیا ملتا ہے؟
(الف) ناکامی (ب) اللہ کی مدد (ج) رسوائی (د) تنہائی

9۔ حضرت موسیٰ نے زبان کی روانی کی دعا کیوں مانگی؟
(الف) تقریر کے لیے (ب) دعوت کو اچھی طرح پہنچانے کے لیے (ج) شاعری کے لیے (د) تجارت کے لیے

10۔ سورۃ طٰہٰ کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 3: سورۃ الانبیاء

سورۃ الانبیاء مکی سورت ہے جس میں کئی انبیائے کرام کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ اس سورت کا بنیادی موضوع یہ ہے کہ تمام انبیاء کی دعوت ایک ہی تھی — ایک اللہ کی عبادت — اور جو لوگ اس دعوت کو جھٹلاتے ہیں وہ اپنے انجام کو خود پہنچتے ہیں۔

اہم نکات

- تمام انبیائے کرام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی۔
- حضرت ابراہیم نے بت پرستی کی تردید کی اور اپنی قوم کو توحید کی طرف بلایا۔
- حضرت نوح نے اپنی قوم کو طویل عرصے تک سمجھایا مگر اکثر لوگ ایمان نہ لائے۔
- حضرت ایوب نے بیماری اور مصیبت میں صبر کیا اور اللہ نے انہیں صحت اور نعمتیں عطا فرمائیں۔
- حضرت یونس نے اپنی قوم کو چھوڑا اور مچھلی کے پیٹ میں اللہ کو پکارا تو اللہ نے انہیں نجات دی۔
- انبیاء کی زندگیاں انسان کے لیے صبر، توحید اور اللہ پر بھروسے کی مثال ہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **انبیاء:** اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر • **توحید:** اللہ کو ایک ماننا • **صبر:** مصیبت میں ثابت قدم رہنا

خلاصہ: سورۃ الانبیاء بتاتی ہے کہ اللہ کے تمام نبی ایک ہی پیغام لے کر آئے — توحید، نیکی اور آخرت کی تیاری۔ انبیاء کی زندگیوں میں صبر اور اللہ پر بھروسے کی بہترین مثالیں ہیں۔ جو لوگ ان کی دعوت مانتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں اور جو انکار کرتے ہیں وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔

سورۃ 3: سورۃ الانبیاء — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: تمام انبیاء کی دعوت میں کیا بات مشترک تھی؟

جواب: تمام انبیاء نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور شرک سے روکا۔

سوال 2: حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو کس بات سے روکا؟

جواب: حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو بت پرستی سے روکا اور توحید کی دعوت دی۔

سوال 3: حضرت ایوب کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ایوب کی زندگی سے بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا سبق ملتا ہے۔

سوال 4: حضرت یونس کو نجات کیسے ملی؟

جواب: حضرت یونس نے مصیبت میں اللہ کو پکارا تو اللہ نے انہیں نجات عطا فرمائی۔

سوال 5: حضرت نوح نے اپنی قوم کو کتنا سمجھایا؟

جواب: حضرت نوح نے اپنی قوم کو بہت طویل عرصے تک اللہ کی طرف بلایا مگر اکثر لوگ ایمان نہ لائے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الانبیاء کی روشنی میں انبیاء کی دعوت کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: سورۃ الانبیاء میں بتایا گیا ہے کہ تمام انبیاء نے اپنی قوموں کو صبر اور حکمت کے ساتھ دعوت دی۔ وہ قوم کی مخالفت، طنز اور تکلیفوں کو برداشت کرتے رہے مگر دعوت سے پیچھے نہ ہٹے۔ انبیاء نے پہلے خود نیک عمل کیا اور پھر دوسروں کو نیکی کی طرف بلایا۔ ان کا طریقہ نرمی، خیر خواہی اور دلیل سے سمجھانا تھا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ دعوت دینے والے کو صبر، اخلاق اور اچھے کردار سے کام لینا چاہیے۔

سوال 2: حضرت ایوب کے صبر سے طالب علم کیا سیکھ سکتا ہے؟

جواب: حضرت ایوب نے بیماری اور مصیبت میں اللہ سے شکایت نہیں کی بلکہ صبر کیا اور اللہ کو پکارتے رہے۔ اللہ نے ان کے صبر کا بدلہ انہیں صحت اور نعمتوں کی صورت میں دیا۔ طالب علم کو بھی پڑھائی، بیماری یا کسی مشکل میں صبر کرنا چاہیے اور اللہ سے مدد مانگنی چاہیے۔ مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی اور صبر کرنے والوں کے لیے اللہ کی طرف سے بہترین بدلہ ہوتا ہے۔

سورۃ 3: سورۃ الانبیاء — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ الانبیاء میں کس کا ذکر ہے؟
(الف) بادشاہوں کا (ب) انبیائے کرام کا (ج) تاجروں کا (د) شاعروں کا

2۔ تمام انبیاء کی دعوت کیا تھی؟
(الف) دولت کمانا (ب) توحید (ج) حکومت کرنا (د) جنگ کرنا

3۔ حضرت ابراہیم نے کس کی تردید کی؟
(الف) نماز کی (ب) بت پرستی کی (ج) روزے کی (د) زکوٰۃ کی

4۔ حضرت ایوب کس چیز کی مثال ہیں؟
(الف) دولت کی (ب) صبر کی (ج) طاقت کی (د) شہرت کی

5۔ حضرت یونس نے مصیبت میں کس کو پکارا؟
(الف) فرشتوں کو (ب) اللہ کو (ج) اپنی قوم کو (د) کسی کو نہیں

6۔ حضرت نوح کی قوم کا انجام کیا ہوا؟
(الف) وہ بچ گئی (ب) وہ طوفان سے تباہ ہو گئی (ج) وہ بادشاہ بن گئی (د) وہ ہجرت کر گئی

7۔ انبیاء نے دعوت کس طریقے سے دی؟
(الف) زبردستی سے (ب) صبر اور حکمت سے (ج) ڈرا کر (د) لالچ دے کر

8۔ دعوت ماننے والوں کا انجام کیا ہے؟
(الف) ناکامی (ب) کامیابی (ج) تباہی (د) رسوائی

9۔ سورۃ الانبیاء کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

10۔ صبر کا بدلہ کیا ہوتا ہے؟
(الف) سزا (ب) اللہ کی طرف سے بہترین بدلہ (ج) کچھ نہیں (د) نقصان

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 4: سورۃ الحج

سورۃ الحج مدنی سورت ہے جس کا نام حج کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت ابراہیم کے کعبہ کی تعمیر، حج کی دعوت، قیامت کی ہولناکی اور اللہ کی عظمت کا ذکر ہے۔ سورت کا پیغام یہ ہے کہ اللہ کی عبادت خالص اسی کے لیے ہونی چاہیے۔

اہم نکات

- حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم سے کعبہ کی تعمیر کی اور لوگوں کو حج کی دعوت دی۔
- حج اللہ کی عبادت کا عظیم فریضہ ہے جس میں دنیا بھر کے مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں۔
- قربانی اللہ کی رضا کے لیے پیش کی جاتی ہے اور اس میں تقویٰ اصل چیز ہے۔
- قیامت کے دن کی ہولناکی کا ذکر کر کے انسان کو آخرت کی تیاری کی تلقین کی گئی ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور مردہ زمین کو بارش سے زندہ کر دیتا ہے۔
- مظلوموں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی ہے اور اللہ مظلوموں کی مدد فرماتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **حج:** مخصوص ایام میں کعبہ کی زیارت اور عبادت • **قربانی:** اللہ کی رضا کے لیے جانور ذبح کرنا • **تقویٰ:** اللہ کے ڈر سے گناہوں سے بچنا

خلاصہ: سورۃ الحج انسان کو اللہ کی عبادت، حج کی عظمت اور آخرت کی تیاری کی طرف بلاتی ہے۔ حضرت ابراہیم کی قربانی اور محنت سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے ہر قربانی دینی چاہیے۔ قیامت کا یقین انسان کو نیک عمل پر آمادہ کرتا ہے۔

سورۃ 4: سورۃ الحج – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الحج کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں حج کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ الحج رکھا گیا۔

سوال 2: کعبہ کی تعمیر کس نے کی؟

جواب: حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم سے کعبہ کی تعمیر کی۔

سوال 3: قربانی میں اصل چیز کیا ہے؟

جواب: قربانی میں اصل چیز تقویٰ ہے، یعنی اللہ کے ڈر اور اس کی رضا کی نیت۔

سوال 4: حج میں دنیا بھر کے مسلمان کیوں اکٹھے ہوتے ہیں؟

جواب: حج اللہ کی عبادت کا عظیم فریضہ ہے جس میں مسلمان اللہ کی رضا کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔

سوال 5: قیامت کا ذکر کر کے انسان کو کیا تلقین کی گئی ہے؟

جواب: قیامت کا ذکر کر کے انسان کو آخرت کی تیاری اور نیک اعمال کی تلقین کی گئی ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الحج کی روشنی میں حج کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الحج میں حج کو اللہ کی عبادت کا عظیم فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم سے کعبہ کی تعمیر کی اور لوگوں کو حج کی دعوت دی۔ حج میں دنیا بھر کے مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں، جس سے امت کی وحدت ظاہر ہوتی ہے۔ حج انسان کو عاجزی، صبر اور اللہ کی اطاعت سکھاتا ہے اور گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ بنتا ہے۔

سوال 2: قربانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: قربانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے اپنی پسندیدہ چیز بھی قربان کر دینی چاہیے۔ قربانی میں جانور کا گوشت اصل نہیں بلکہ اللہ کے ڈر اور تقویٰ اصل چیز ہے۔ قربانی ہمیں حضرت ابراہیم کی اطاعت کی یاد دلاتی ہے اور یہ بھی سکھاتی ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اور غریبوں کی مدد کرنا نیکی ہے۔

سورۃ 4: سورۃ الحج — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ الحج کس فریضے کے ذکر پر ہے؟
(الف) نماز پر (ب) حج پر (ج) روزے پر (د) زکوٰۃ پر

2۔ کعبہ کی تعمیر کس نے کی؟
(الف) حضرت موسیٰ (ب) حضرت ابراہیم (ج) حضرت نوح (د) حضرت یوسف

3۔ قربانی میں اصل چیز کیا ہے؟
(الف) گوشت (ب) تقویٰ (ج) جانور کی قیمت (د) تعداد

4۔ حج میں مسلمان کہاں اکٹھے ہوتے ہیں؟
(الف) مدینہ میں (ب) مکہ مکرمہ میں (ج) یروشلم میں (د) دمشق میں

5۔ بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا کس کی دلیل ہے؟
(الف) کھیتی کی (ب) دوبارہ زندہ ہونے کی (ج) موسم کی تبدیلی کی (د) پانی کی کمی کی

6۔ مظلوموں کی مدد کون فرماتا ہے؟
(الف) کوئی نہیں (ب) اللہ تعالیٰ (ج) بادشاہ (د) دنیا

7۔ سورۃ الحج کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مکی دور کی (ب) مدنی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

8۔ حج انسان کو کیا سکھاتا ہے؟
(الف) تکبر (ب) عاجزی اور صبر (ج) دولت (د) شہرت

9۔ قیامت کا یقین انسان کو کس طرف لے جاتا ہے؟
(الف) برائی کی طرف (ب) نیک اعمال کی طرف (ج) غفلت کی طرف (د) مایوسی کی طرف

10۔ اللہ کی عبادت کیسی ہونی چاہیے؟
(الف) دکھاوے کی (ب) خالص اللہ کے لیے (ج) لوگوں کے لیے (د) مجبوری کی

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 5: سورۃ الفرقان

سورۃ الفرقان مکی سورت ہے جس کا نام قرآن کے ایک نام فرقان پر رکھا گیا ہے۔ فرقان کے معنی ہیں حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔ اس سورت میں قرآن کی عظمت، توحید اور رحمان کے نیک بندوں کی صفات بیان ہوئی ہیں۔

اہم نکات

- قرآن مجید حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے اور یہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔
- مشرکین نے قرآن کے بارے میں جھوٹے اعتراض کیے مگر ان کے اعتراض بے بنیاد تھے۔
- اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔
- رحمان کے بندے زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جاہلوں سے الجھتے نہیں۔
- رحمان کے بندے راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں۔
- رحمان کے بندے فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ کنجوسی کرتے ہیں بلکہ درمیانہ راستہ اختیار کرتے ہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **فرقان:** حق اور باطل میں فرق کرنے والا • **عاجزی:** اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنا اور تکبر نہ کرنا • **فضول خرچی:** بے جا اور بے مقصد خرچ کرنا

خلاصہ: سورۃ الفرقان قرآن کی عظمت اور رحمان کے بندوں کی صفات بیان کرتی ہے۔ رحمان کے بندے عاجز، صابر، عبادت گزار اور میانہ رو ہوتے ہیں۔ یہ سورت انسان کو سکھاتی ہے کہ سچا مومن کیسا ہوتا ہے اور اس کا کردار کیسا ہونا چاہیے۔

سورۃ 5: سورۃ الفرقان — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: فرقان کے معنی کیا ہیں؟

جواب: فرقان کے معنی ہیں حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔

سوال 2: قرآن مجید کو فرقان کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید کو فرقان اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ حق اور باطل میں واضح فرق کر دیتا ہے۔

سوال 3: رحمان کے بندے زمین پر کیسے چلتے ہیں؟

جواب: رحمان کے بندے زمین پر عاجزی اور وقار سے چلتے ہیں۔

سوال 4: رحمان کے بندے راتوں کو کیا کرتے ہیں؟

جواب: رحمان کے بندے راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس سے دعا مانگتے ہیں۔

سوال 5: رحمان کے بندے خرچ میں کیسا رویہ رکھتے ہیں؟

جواب: رحمان کے بندے نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں بلکہ درمیانہ راستہ اختیار کرتے ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الفرقان کی روشنی میں رحمان کے بندوں کی صفات بیان کریں۔

جواب: سورۃ الفرقان میں رحمان کے بندوں کی کئی صفات بیان ہوئی ہیں۔ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں، جاہلوں کے ساتھ الجھتے نہیں بلکہ سلام کر کے گزر جاتے ہیں۔ وہ راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں، دعا مانگتے ہیں اور عذاب سے پناہ چاہتے ہیں۔ خرچ میں وہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں، نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں۔ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور برائی سے بچتے ہیں۔ یہ صفات ہر مسلمان کے لیے کردار کی بہترین مثال ہیں۔

سوال 2: قرآن مجید کو فرقان کہنے کی حکمت کیا ہے؟

جواب: قرآن مجید کو فرقان اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ کتاب حق اور باطل، سچ اور جھوٹ، نیکی اور برائی میں واضح فرق کر دیتی ہے۔ جو شخص قرآن کی ہدایت پر عمل کرتا ہے وہ سیدھے راستے پر چلتا ہے اور جو اس سے منہ موڑتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔ قرآن کی تعلیمات زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی دیتی ہیں، اس لیے اسے فرقان کہا گیا ہے۔

سورۃ 5: سورۃ الفرقان — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ فرقان کے معنی کیا ہیں؟
(الف) روشنی (ب) حق اور باطل میں فرق کرنے والا (ج) کتاب (د) راستہ

2۔ قرآن مجید کس کی طرف سے نازل ہوا؟
(الف) انسانوں کی طرف سے (ب) اللہ کی طرف سے (ج) فرشتوں کی طرف سے (د) بادشاہ کی طرف سے

3۔ رحمان کے بندے کیسے چلتے ہیں؟
(الف) تکبر سے (ب) عاجزی سے (ج) جلدی سے (د) ڈر کر

4۔ رحمان کے بندے راتوں کو کیا کرتے ہیں؟
(الف) سوتے ہیں (ب) اللہ کی عبادت کرتے ہیں (ج) کھیلتے ہیں (د) سفر کرتے ہیں

5۔ خرچ میں بہترین رویہ کون سا ہے؟
(الف) فضول خرچی (ب) کنجوسی (ج) میانہ روی (د) خرچ نہ کرنا

6۔ رحمان کے بندے جاہلوں سے کیسا سلوک کرتے ہیں؟
(الف) لڑتے ہیں (ب) سلام کر کے گزر جاتے ہیں (ج) ڈراتے ہیں (د) ناراض ہوتے ہیں

7۔ سورۃ الفرقان کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

8۔ مشرکین کے اعتراض کیسے تھے؟
(الف) سچے (ب) بے بنیاد (ج) علمی (د) منطقی

9۔ رحمان کے بندے جھوٹی گواہی دیتے ہیں؟
(الف) جی ہاں (ب) نہیں (ج) کبھی کبھی (د) مجبوری میں

10۔ سچا مومن کیسا ہوتا ہے؟
(الف) متکبر (ب) عاجز اور عبادت گزار (ج) غافل (د) فضول خرچ

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ج 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 6: سورۃ الشعراء

سورۃ الشعراء مکی سورت ہے جس کا نام شعراء کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت ھود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب کی دعوت اور ان کی قوموں کے انجام کا ذکر ہے۔

اہم نکات

- حضرت موسیٰ نے فرعون کو توحید کی دعوت دی مگر فرعون نے تکبر کیا۔
- حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو بت پرستی سے روکا اور ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی۔
- حضرت نوح کی قوم نے ان کی دعوت کو جھٹلایا اور طوفان سے تباہ ہو گئی۔
- حضرت ھود کی قوم عاد اور حضرت صالح کی قوم ثمود نے نافرمانی کی اور تباہ ہو گئیں۔
- حضرت لوط کی قوم اور حضرت شعیب کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔
- تمام پیغمبروں کی دعوت ایک ہی تھی اور ان کا طریقہ صبر اور حکمت تھا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **شعراء:** شعر کہنے والے لوگ • **دعوت:** اللہ کے پیغام کی طرف بلانا • **انجام:** کسی کام کا نتیجہ

خلاصہ: سورۃ الشعراء میں سات انبیاء کی دعوت کا ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ اللہ کا پیغام ہر زمانے میں ایک ہی رہا ہے۔ جو قومیں پیغمبروں کو مانتی ہیں وہ بچ جاتی ہیں اور جو جھٹلاتی ہیں وہ تباہ ہو جاتی ہیں۔ ان واقعات سے انسان کو عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

سورۃ 6: سورۃ الشعراء — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الشعراء کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں شعراء کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ الشعراء رکھا گیا۔

سوال 2: سورۃ الشعراء میں کن انبیاء کا ذکر آیا ہے؟

جواب: اس سورت میں حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت ھود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب کا ذکر آیا ہے۔

سوال 3: حضرت نوح کی قوم کا انجام کیا ہوا؟

جواب: حضرت نوح کی قوم نے دعوت کو جھٹلایا اور طوفان سے تباہ ہو گئی۔

سوال 4: قومِ عاد کس نبی کی قوم تھی؟

جواب: قومِ عاد حضرت ھود کی قوم تھی۔

سوال 5: تمام پیغمبروں کی دعوت میں کیا بات مشترک تھی؟

جواب: تمام پیغمبروں نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور شرک سے روکا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الشعراء میں انبیاء کے واقعات بیان کرنے کا مقصد کیا ہے؟

جواب: سورۃ الشعراء میں سات انبیاء کے واقعات اس لیے بیان کیے گئے ہیں تاکہ انسان ان سے عبرت حاصل کرے۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی، صبر کیا اور حکمت سے سمجھایا۔ جن قوموں نے مانا وہ بچ گئیں اور جنہوں نے جھٹلایا وہ تباہ ہو گئیں۔ یہ واقعات نبی کریم کے لیے تسلی بھی تھے کہ آپ سے پہلے بھی انبیاء کو ایسی ہی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ہمیں ان واقعات سے یہ سبق ملتا ہے کہ حق کی دعوت میں صبر ضروری ہے۔

سوال 2: حضرت ابراہیم کی دعوت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو بت پرستی سے روکا اور دلیل سے سمجھایا کہ بت نہ سن سکتے ہیں، نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ ان کی دعوت سے یہ سبق ملتا ہے کہ حق بات دلیل اور حکمت سے کہنی چاہیے۔ انسان کو اپنے عقیدے میں پختہ ہونا چاہیے اور لوگوں کی مخالفت سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ توحید ہی اصل دین ہے اور شرک سے بچنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

سورۃ 6: سورۃ الشعراء — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ الشعراء میں کتنے انبیاء کی دعوت کا ذکر ہے؟
(الف) تین (ب) پانچ (ج) سات (د) دس

2۔ حضرت موسیٰ نے کس کو دعوت دی؟
(الف) قومِ عاد کو (ب) فرعون کو (ج) قومِ ثمود کو (د) قومِ مدین کو

3۔ حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو کس سے روکا؟
(الف) نماز سے (ب) بت پرستی سے (ج) روزے سے (د) تجارت سے

4۔ قومِ ثمود کس نبی کی قوم تھی؟
(الف) حضرت ھود (ب) حضرت صالح (ج) حضرت شعیب (د) حضرت لوط

5۔ حضرت شعیب کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟
(الف) قومِ عاد (ب) قومِ ثمود (ج) قومِ مدین (د) قومِ نوح

6۔ پیغمبروں کو جھٹلانے والی قوموں کا انجام کیا ہوا؟
(الف) کامیابی (ب) تباہی (ج) دولت (د) عزت

7۔ انبیاء نے دعوت کس طریقے سے دی؟
(الف) زبردستی سے (ب) صبر اور حکمت سے (ج) ڈرا کر (د) لالچ دے کر

8۔ سورۃ الشعراء کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ حق کی دعوت میں کیا ضروری ہے؟
(الف) جلد بازی (ب) صبر (ج) غصہ (د) خاموشی

10۔ حضرت نوح کی قوم کیوں تباہ ہوئی؟
(الف) غربت کی وجہ سے (ب) دعوت کو جھٹلانے کی وجہ سے (ج) بیماری کی وجہ سے (د) قحط کی وجہ سے

جوابی کلید: 1۔ ج 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ج 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 7: سورۃ النمل

سورۃ النمل مکی سورت ہے جس کا نام چیونٹی کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت سلیمان کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ علم و حکمت، چیونٹی کی بات سننے کا واقعہ اور ملکہ سبا کے ایمان لانے کا ذکر ہے۔

اہم نکات

- حضرت سلیمان کو اللہ نے بڑا علم اور حکمت عطا فرمائی تھی اور وہ پرندوں اور جانوروں کی بات سمجھتے تھے۔
- چیونٹی نے اپنی جماعت کو خطرے سے خبردار کیا اور حضرت سلیمان اس کی بات سن کر مسکرائے۔
- حضرت سلیمان نے اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا اور اللہ سے نیک عمل کی توفیق مانگی۔
- ملکہ سبا نے حضرت سلیمان کے خط اور ان کی حکمت کو دیکھ کر ایمان قبول کر لیا۔
- حضرت موسیٰ کے واقعے کا ذکر بھی اس سورت میں آیا ہے کہ اللہ نے انہیں نبوت عطا فرمائی۔
- اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور غرور سے بچنا اس سورت کا اہم سبق ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **نمل:** چیونٹی • **حکمت:** صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت • **شکر:** اللہ کی نعمتوں کا اعتراف کرنا

خلاصہ: سورۃ النمل بتاتی ہے کہ علم و حکمت اللہ کی نعمت ہے اور اس پر غرور نہیں کرنا چاہیے بلکہ شکر ادا کرنا چاہیے۔ حضرت سلیمان کو بڑی بادشاہت ملی مگر انہوں نے عاجزی اختیار کی۔ چیونٹی کا واقعہ سکھاتا ہے کہ چھوٹی مخلوق بھی اللہ کی قدرت کی نشانی ہے۔

سورۃ 7: سورۃ النمل – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ النمل کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں چیونٹی (نمل) کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ النمل رکھا گیا۔

سوال 2: حضرت سلیمان کو اللہ نے کیا عطا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت سلیمان کو اللہ نے بڑا علم، حکمت اور بادشاہت عطا فرمائی تھی۔

سوال 3: چیونٹی کے واقعے سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: چیونٹی کے واقعے سے یہ سبق ملتا ہے کہ چھوٹی مخلوق بھی اللہ کی قدرت کی نشانی ہے اور ہر جاندار کی فکر کرنی چاہیے۔

سوال 4: ملکہ سبا نے ایمان کیوں قبول کیا؟

جواب: ملکہ سبا نے حضرت سلیمان کی حکمت اور اللہ کی نشانیوں کو دیکھ کر ایمان قبول کر لیا۔

سوال 5: حضرت سلیمان نے نعمتوں پر کیا رویہ اختیار کیا؟

جواب: حضرت سلیمان نے نعمتوں پر غرور نہیں کیا بلکہ اللہ کا شکر ادا کیا اور عاجزی اختیار کی۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ النمل کی روشنی میں علم و حکمت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ النمل میں حضرت سلیمان کو اللہ کی طرف سے علم و حکمت عطا ہوئی تھی۔ علم انسان کو صحیح اور غلط میں فرق کرنا سکھاتا ہے اور اس سے انسان اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ مگر علم پر غرور نہیں کرنا چاہیے بلکہ شکر ادا کرنا چاہیے، کیونکہ علم بھی اللہ کی نعمت ہے۔ حضرت سلیمان نے اپنی حکمت سے ملکہ سبا کو ایمان کی طرف بلایا۔ طالب علم کو بھی علم حاصل کر کے اسے لوگوں کی بھلائی کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

سوال 2: چیونٹی کے واقعے سے انسان کیا سیکھ سکتا ہے؟

جواب: چیونٹی کے واقعے سے انسان یہ سیکھتا ہے کہ اللہ کی مخلوق میں سے چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اس کی قدرت کی نشانی ہے۔ چیونٹی نے اپنی جماعت کو خطرے سے خبردار کیا، جس سے تعاون اور دوسروں کی فکر کا سبق ملتا ہے۔ حضرت سلیمان نے چیونٹی کی بات سن کر اللہ کا شکر ادا کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی ہر مخلوق کی قدر کرنی چاہیے اور نعمتوں پر شکر گزار ہونا چاہیے۔

سورۃ 7: سورۃ النمل – معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ نمل کے معنی کیا ہیں؟
(الف) مکھی (ب) چیونٹی (ج) تتلی (د) پرندہ

2۔ حضرت سلیمان کو کیا عطا ہوا تھا؟
(الف) صرف دولت (ب) علم و حکمت اور بادشاہت (ج) صرف طاقت (د) صرف شہرت

3۔ چیونٹی نے اپنی جماعت کو کس سے خبردار کیا؟
(الف) بارش سے (ب) خطرے سے (ج) بھوک سے (د) سردی سے

4۔ ملکہ سبا کہاں کی ملکہ تھی؟
(الف) مصر کی (ب) سبا کی (ج) شام کی (د) عراق کی

5۔ حضرت سلیمان نے نعمتوں پر کیا کیا؟
(الف) غرور کیا (ب) شکر ادا کیا (ج) چھپایا (د) ضائع کیا

6۔ علم کس کی نعمت ہے؟
(الف) انسان کی (ب) اللہ کی (ج) بادشاہ کی (د) استاد کی

7۔ سورۃ النمل کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

8۔ حضرت سلیمان پرندوں کی بات کیسے سمجھتے تھے؟
(الف) اپنی طاقت سے (ب) اللہ کی عطا سے (ج) جادو سے (د) تجربے سے

9۔ شکر کرنے والے کو کیا ملتا ہے؟
(الف) نقصان (ب) مزید نعمتیں (ج) کچھ نہیں (د) سزا

10۔ ملکہ سبا نے کس کی دعوت قبول کی؟
(الف) فرعون کی (ب) حضرت سلیمان کی (ج) قارون کی (د) کسی کی نہیں

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 8: سورۃ القصص

سورۃ القصص مکی سورت ہے جس کا نام قصوں اور واقعات کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت موسیٰ کی پیدائش، ان کی پرورش، فرعون سے مقابلہ اور قارون کے انجام کا ذکر ہے۔

اہم نکات

- حضرت موسیٰ کی پیدائش کے وقت فرعون بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کر رہا تھا۔
- اللہ نے حضرت موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا کہ وہ اپنے بچے کو دریا میں ڈال دیں۔
- حضرت موسیٰ کی پرورش فرعون کے محل میں ہوئی مگر وہ اللہ کے نبی بنے۔
- حضرت موسیٰ مدین گئے اور وہاں حضرت شعیب سے ملے اور نیک زندگی گزاری۔
- قارون بہت دولت مند تھا مگر اس نے تکبر کیا اور اللہ نے اسے اس کی دولت سمیت زمین میں دھنسا دیا۔
- دنیا کی دولت عارضی ہے اور اللہ کے نزدیک کامیابی تقویٰ میں ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **قصص**: واقعات اور کہانیاں • **تکبر**: اپنے آپ کو بڑا سمجھنا • **تقویٰ**: اللہ کے ڈر سے گناہوں سے بچنا

خلاصہ: سورۃ القصص بتاتی ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے، چاہے حالات کتنے ہی مشکل ہوں۔ حضرت موسیٰ کی زندگی اللہ کی حفاظت کی بہترین مثال ہے۔ قارون کا انجام سکھاتا ہے کہ دولت پر تکبر کرنے والا تباہ ہو جاتا ہے اور اصل کامیابی تقویٰ میں ہے۔

سورۃ 8: سورۃ القصص — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ القصص کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں کئی واقعات (قصص) بیان ہوئے ہیں، اسی لیے اس کا نام سورۃ القصص رکھا گیا۔

سوال 2: حضرت موسیٰ کی پیدائش کے وقت کیا حالات تھے؟

جواب: حضرت موسیٰ کی پیدائش کے وقت فرعون بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کر رہا تھا۔

سوال 3: حضرت موسیٰ کی پرورش کہاں ہوئی؟

جواب: حضرت موسیٰ کی پرورش فرعون کے محل میں ہوئی۔

سوال 4: قارون کا انجام کیا ہوا؟

جواب: قارون نے دولت پر تکبر کیا تو اللہ نے اسے اس کی دولت سمیت زمین میں دھنسا دیا۔

سوال 5: دنیا کی دولت کیسی ہے؟

جواب: دنیا کی دولت عارضی ہے اور اصل کامیابی تقویٰ اور نیک عمل میں ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: حضرت موسیٰ کی زندگی سے اللہ کی حفاظت کا کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت موسیٰ کی زندگی اللہ کی حفاظت کی بہترین مثال ہے۔ جس وقت فرعون بچوں کو قتل کر رہا تھا، اللہ نے حضرت موسیٰ کو بچایا اور ان کی پرورش دشمن کے محل میں کرائی۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کی حفاظت ایسے طریقے سے فرماتا ہے جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ انسان کو مشکل حالات میں اللہ پر بھروسا رکھنا چاہیے، کیونکہ اللہ کی مدد ہر مشکل سے بڑی ہے۔

سوال 2: قارون کے انجام سے ہمیں کیا عبرت ملتی ہے؟

جواب: قارون بہت دولت مند تھا مگر اس نے اپنی دولت پر تکبر کیا اور اللہ کی ناشکری کی۔ لوگوں نے اسے سمجھایا کہ دولت پر غرور نہ کرے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرے، مگر اس نے انکار کر دیا۔ اللہ نے اسے اس کی دولت سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ اس سے یہ عبرت ملتی ہے کہ دولت اللہ کی نعمت ہے، اس پر تکبر نہیں کرنا چاہیے بلکہ شکر ادا کرنا چاہیے اور غریبوں کی مدد کرنی چاہیے۔

سورۃ 8: سورۃ القصص — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ قصص کے معنی کیا ہیں؟
(الف) شعر (ب) واقعات اور کہانیاں (ج) قانون (د) تاریخ

2۔ حضرت موسیٰ کی پیدائش کے وقت فرعون کیا کر رہا تھا؟
(الف) مدارس بنا رہا تھا (ب) بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کر رہا تھا (ج) تجارت کر رہا تھا (د) محل بنا رہا تھا

3۔ حضرت موسیٰ کی پرورش کہاں ہوئی؟
(الف) مدین میں (ب) فرعون کے محل میں (ج) جنگل میں (د) مصر کے گاؤں میں

4۔ حضرت موسیٰ مدین میں کس سے ملے؟
(الف) حضرت ہارون سے (ب) حضرت شعیب سے (ج) فرعون سے (د) قارون سے

5۔ قارون کی سب سے بڑی برائی کیا تھی؟
(الف) غربت (ب) دولت پر تکبر (ج) سخاوت (د) عاجزی

6۔ قارون کا انجام کیا ہوا؟
(الف) وہ بادشاہ بن گیا (ب) وہ دولت سمیت زمین میں دھنس گیا (ج) وہ ہجرت کر گیا (د) وہ توبہ کر گیا

7۔ اصل کامیابی کس میں ہے؟
(الف) دولت میں (ب) تقویٰ اور نیک عمل میں (ج) شہرت میں (د) طاقت میں

8۔ اللہ اپنے نیک بندوں کی کیا کرتا ہے؟
(الف) بھول جاتا ہے (ب) حفاظت فرماتا ہے (ج) آزماتا نہیں (د) چھوڑ دیتا ہے

9۔ سورۃ القصص کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

10۔ دولت پر تکبر کرنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے؟
(الف) عزت (ب) تباہی (ج) کامیابی (د) امن

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 9: سورۃ العنکبوت

سورۃ العنکبوت مکی سورت ہے جس کا نام مکڑی کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں پر بھروسا کرتے ہیں ان کی مثال مکڑی کے کمزور جالے جیسی ہے۔

اہم نکات

- ایمان لانے کے بعد انسان کو آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے اور صبر کرنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔
- مکڑی کا جالا بہت کمزور ہوتا ہے اور اللہ کے سوا دوسروں پر بھروسا کرنے کی مثال اسی جیسی ہے۔
- حضرت نوح، حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کی دعوت اور ان کی قوموں کے انجام کا ذکر ہے۔
- نماز انسان کو برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔
- اللہ کے راستے میں کوشش کرنے والوں کو اللہ ضرور راستہ دکھاتا ہے۔
- دنیا کی زندگی کھیل تماشے جیسی عارضی ہے اور اصل زندگی آخرت کی ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **عنکبوت**: مکڑی • **آزمائش**: امتحان اور مشکل وقت • **صبر**: مصیبت میں ثابت قدم رہنا

خلاصہ: سورۃ العنکبوت سکھاتی ہے کہ ایمان صرف زبان سے دعویٰ کرنے کا نام نہیں بلکہ آزمائش میں ثابت قدم رہنے کا نام ہے۔ اللہ کے سوا کسی پر بھروسا کرنا مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہے۔ نماز، صبر اور اللہ کے راستے میں کوشش کرنے والے ہی کامیاب ہوتے ہیں۔

سورۃ 9: سورۃ العنکبوت — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ العنکبوت کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں مکڑی (عنکبوت) کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ العنکبوت رکھا گیا۔

سوال 2: مکڑی کے جالے کی مثال کس کے لیے دی گئی ہے؟

جواب: مکڑی کے جالے کی مثال ان لوگوں کے لیے دی گئی ہے جو اللہ کے سوا دوسروں پر بھروسا کرتے ہیں۔

سوال 3: ایمان والوں کو کس چیز سے گزرنا پڑتا ہے؟

جواب: ایمان والوں کو آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے اور صبر کرنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔

سوال 4: نماز انسان کو کس چیز سے روکتی ہے؟

جواب: نماز انسان کو برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔

سوال 5: دنیا کی زندگی کیسی ہے؟

جواب: دنیا کی زندگی عارضی ہے اور اصل زندگی آخرت کی ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: مکڑی کے جالے کی مثال کی وضاحت کریں۔

جواب: سورۃ العنکبوت میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا سہارا بناتے ہیں ان کی مثال مکڑی کے جالے جیسی ہے۔ مکڑی کا جالا گھروں میں سب سے کمزور گھر ہوتا ہے، ہوا کا ایک جھونکا اسے ختم کر دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے سوا ہر سہارا کمزور ہے اور مشکل وقت میں کام نہیں آتا۔ اصل سہارا صرف اللہ ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ پر بھروسا کرے اور اسی سے مدد مانگے۔

سوال 2: سورۃ العنکبوت کی روشنی میں آزمائش کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ العنکبوت میں بتایا گیا ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے کے بعد انسان کو آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے۔ آزمائش سے سچے اور جھوٹے ایمان میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ جو لوگ آزمائش میں صبر کرتے ہیں اور اللہ پر بھروسا رکھتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ آزمائش انسان کے ایمان کو مضبوط کرتی ہے اور اسے اللہ کے قریب کرتی ہے۔ طالب علم کو بھی پڑھائی اور زندگی کی مشکلات کو آزمائش سمجھ کر صبر کرنا چاہیے۔

سورۃ 9: سورۃ العنکبوت — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ عنکبوت کے معنی کیا ہیں؟
(الف) چیونٹی (ب) مکڑی (ج) مکھی (د) تتلی

2۔ مکڑی کا جالا کیسا ہوتا ہے؟
(الف) مضبوط (ب) بہت کمزور (ج) پتھر جیسا (د) لوہے جیسا

3۔ اللہ کے سوا دوسروں پر بھروسا کیسا ہے؟
(الف) مضبوط (ب) مکڑی کے جالے جیسا کمزور (ج) بہترین (د) کافی

4۔ ایمان والوں کو کس سے گزرنا پڑتا ہے؟
(الف) آسانی سے (ب) آزمائش سے (ج) دولت سے (د) شہرت سے

5۔ نماز کس چیز سے روکتی ہے؟
(الف) کھیل سے (ب) برائی اور بے حیائی سے (ج) محنت سے (د) نیند سے

6۔ اللہ کے راستے میں کوشش کرنے والوں کو کیا ملتا ہے؟
(الف) ناکامی (ب) اللہ کا راستہ (ج) رسوائی (د) تھکاوٹ

7۔ دنیا کی زندگی کیسی ہے؟
(الف) ہمیشہ رہنے والی (ب) عارضی (ج) بے مقصد (د) آسان

8۔ صبر کرنے والوں کا انجام کیا ہے؟
(الف) ناکامی (ب) کامیابی (ج) تباہی (د) رسوائی

9۔ سورۃ العنکبوت کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

10۔ اصل سہارا کون ہے؟
(الف) دولت (ب) صرف اللہ تعالیٰ (ج) طاقت (د) لوگ

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 10: سورۃ الروم

سورۃ الروم مکی سورت ہے جس کا نام رومیوں کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے فتح دیتا ہے اور کائنات کی نشانیاں — آسمان، زمین، نیند، نکاح اور مختلف زبانیں — اللہ کی قدرت کی دلیل ہیں۔

اہم نکات

- رومیوں کو شکست ہوئی مگر اللہ نے خبر دی کہ وہ کچھ عرصے بعد غالب آجائیں گے۔
- فتح اور شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ جسے چاہے عزت دیتا ہے۔
- آسمان و زمین کی تخلیق اللہ کی قدرت کی نشانی ہے۔
- نکاح میں اللہ نے میاں بیوی کے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی ہے۔
- انسانوں کی زبانیں اور رنگ مختلف ہیں اور یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔
- بارش سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے، یہ آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **روم:** رومی سلطنت کے لوگ • **نشانی:** اللہ کی قدرت کی علامت • **نکاح:** شادی کا بندھن

خلاصہ: سورۃ الروم بتاتی ہے کہ دنیا کے حالات اللہ کے حکم سے بدلتے ہیں — شکست فتح میں بدل جاتی ہے۔ کائنات کی نشانیاں اللہ کی قدرت کی گواہی دیتی ہیں۔ نکاح، نیند اور بارش جیسی عام چیزیں بھی اللہ کی رحمت کی نشانیاں ہیں جن پر غور کرنا چاہیے۔

سورۃ 10: سورۃ الروم – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الروم کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں رومیوں کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ الروم رکھا گیا۔

سوال 2: رومیوں کے بارے میں اس سورت میں کیا خبر دی گئی؟

جواب: رومیوں کو شکست ہوئی تھی مگر خبر دی گئی کہ وہ کچھ عرصے بعد غالب آجائیں گے۔

سوال 3: فتح اور شکست کس کے ہاتھ میں ہے؟

جواب: فتح اور شکست اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

سوال 4: نکاح میں اللہ نے کیا رکھا ہے؟

جواب: نکاح میں اللہ نے میاں بیوی کے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی ہے۔

سوال 5: بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا کس کی دلیل ہے؟

جواب: بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الروم کی روشنی میں کائنات کی نشانیوں پر غور کرنے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الروم میں آسمان و زمین کی تخلیق، نیند، نکاح، مختلف زبانوں اور بارش کو اللہ کی نشانیاں قرار دیا گیا ہے۔ ان نشانیوں پر غور کرنے سے انسان کو اللہ کی قدرت اور حکمت کا احساس ہوتا ہے۔ جو شخص ان نشانیوں پر غور کرتا ہے اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ نیند انسان کے لیے آرام ہے، نکاح میں محبت اور رحمت ہے اور بارش سے مردہ زمین زندہ ہوتی ہے—یہ سب اللہ کی رحمت کی علامتیں ہیں۔

سوال 2: رومیوں کی شکست و فتح سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: رومیوں کی شکست و فتح سے یہ سبق ملتا ہے کہ دنیا کے حالات مستقل نہیں رہتے اور اللہ کے حکم سے بدلتے رہتے ہیں۔ شکست کے بعد فتح بھی آسکتی ہے، اس لیے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ مسلمانوں کو مشکل وقت میں صبر کرنا چاہیے اور اللہ پر بھروسا رکھنا چاہیے۔ فتح اور شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے اور انسان کو اپنی کوشش کے ساتھ اللہ سے مدد مانگنی چاہیے۔

سورۃ 10: سورۃ الروم — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ الروم کس کے ذکر پر ہے؟

(الف) فارسیوں پر (ب) رومیوں پر (ج) مصریوں پر (د) عربوں پر

2۔ رومیوں کو کیا ہوا تھا؟

(الف) فتح ملی تھی (ب) شکست ہوئی تھی (ج) ہجرت کی تھی (د) توبہ کی تھی

3۔ فتح اور شکست کس کے ہاتھ میں ہے؟

(الف) انسان کے (ب) اللہ کے (ج) بادشاہ کے (د) سپاہی کے

4۔ نکاح میں اللہ نے کیا رکھا ہے؟

(الف) نفرت (ب) محبت اور رحمت (ج) جھگڑا (د) دشمنی

5۔ انسانوں کی زبانیں مختلف ہونا کس کی نشانی ہے؟

(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) تعلیم کی کمی کی (د) فاصلے کی

6۔ بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا کس کی دلیل ہے؟

(الف) کھیتی کی (ب) دوبارہ زندہ ہونے کی (ج) موسم کی تبدیلی کی (د) پانی کی کمی کی

7۔ دنیا کے حالات کیسے رہتے ہیں؟

(الف) ہمیشہ ایک جیسے (ب) اللہ کے حکم سے بدلتے رہتے ہیں (ج) انسان کے قابو میں (د) کبھی نہیں بدلتے

8۔ مشکل وقت میں کیا کرنا چاہیے؟

(الف) مایوس ہونا (ب) صبر کرنا اور اللہ پر بھروسا رکھنا (ج) ہار مان لینا (د) شکایت کرنا

9۔ سورۃ الروم کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

10۔ نیند انسان کے لیے کیا ہے؟

(الف) سزا (ب) اللہ کی رحمت اور آرام (ج) بیماری (د) کمزوری

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 11: سورۃ لقمان

سورۃ لقمان مکی سورت ہے جس کا نام حضرت لقمان کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو دی گئی نصیحتیں بیان ہوئی ہیں جو ہر والدین اور ہر بچے کے لیے بہترین رہنمائی ہیں۔

اہم نکات

- حضرت لقمان ایک دانا اور نیک شخص تھے جنہیں اللہ نے حکمت عطا فرمائی تھی۔
- حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے توحید کی نصیحت کی اور شرک سے بچنے کو کہا۔
- نماز قائم کرنے، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی نصیحت کی۔
- والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے، خاص طور پر ماں کی محنت کا ذکر ہے۔
- زمین پر تکبر سے نہ چلنے اور آواز کو نرم رکھنے کی نصیحت کی گئی۔
- مصیبت میں صبر کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **حکمت:** صحیح بات سمجھنے اور صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت • **حسن سلوک:** اچھا برتاؤ کرنا • **تکبر:** اپنے آپ کو بڑا سمجھنا

خلاصہ: سورۃ لقمان والدین اور اولاد دونوں کے لیے بہترین رہنمائی ہے۔ حضرت لقمان کی نصیحتوں میں توحید، نماز، نیکی کا حکم، والدین کی خدمت، عاجزی اور صبر شامل ہیں۔ جو شخص ان نصیحتوں پر عمل کرتا ہے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔

سورۃ 11: سورۃ لقمان – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ لقمان کا نام کس کے نام پر رکھا گیا ہے؟

جواب: یہ سورت حضرت لقمان کے نام پر رکھی گئی ہے جن کی نصیحتیں اس میں بیان ہوئی ہیں۔

سوال 2: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلی نصیحت کیا کی؟

جواب: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے توحید کی نصیحت کی اور شرک سے بچنے کو کہا۔

سوال 3: والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے اور ان کی خدمت کرنی چاہیے۔

سوال 4: زمین پر کیسے چلنا چاہیے؟

جواب: زمین پر تکبر سے نہیں بلکہ عاجزی سے چلنا چاہیے۔

سوال 5: حضرت لقمان کو اللہ نے کیا عطا فرمایا تھا؟

جواب: حضرت لقمان کو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تھی۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: حضرت لقمان کی نصیحتوں کی روشنی میں اولاد کے فرائض بیان کریں۔

جواب: حضرت لقمان کی نصیحتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کے سب سے اہم فرائض توحید پر قائم رہنا، شرک سے بچنا، نماز قائم کرنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہیں۔ اولاد کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے، خاص طور پر ماں کی محنت اور تکلیف کو یاد رکھنا چاہیے۔ زمین پر تکبر سے نہیں چلنا چاہیے، آواز نرم رکھنی چاہیے اور مصیبت میں صبر کرنا چاہیے۔ یہ نصیحتیں ہر بچے کے لیے زندگی بھر کی رہنمائی ہیں۔

سوال 2: والدین کے حقوق کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ لقمان میں والدین کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ماں نے بچے کو تکلیف اٹھا کر پالا ہوتا ہے، اس لیے اس کی خدمت سب سے زیادہ ضروری ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ان کی بات ماننا اور ان کی دعائیں لینا ہر بچے کا فرض ہے۔ والدین کی ناراضی اللہ کی ناراضی کا سبب بن سکتی ہے۔ جو شخص اپنے والدین کی خدمت کرتا ہے اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں کامیابی ملتی ہے۔

سورۃ 11: سورۃ لقمان — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ حضرت لقمان کو کیا عطا ہوا تھا؟
(الف) دولت (ب) حکمت (ج) بادشاہت (د) طاقت

2۔ حضرت لقمان نے بیٹے کو پہلی نصیحت کیا کی؟
(الف) تجارت کی (ب) توحید کی (ج) کھیل کی (د) سفر کی

3۔ شرک سے بچنا کیوں ضروری ہے؟
(الف) یہ چھوٹا گناہ ہے (ب) یہ سب سے بڑا گناہ ہے (ج) یہ ضروری نہیں (د) یہ عادت ہے

4۔ والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟
(الف) سختی سے (ب) حسن سلوک سے (ج) بے پروائی سے (د) غصے سے

5۔ ماں کی محنت کا ذکر کیوں آیا ہے؟
(الف) اس کی خدمت کی اہمیت بتانے کے لیے (ب) کہانی کے لیے (ج) تاریخ کے لیے (د) کسی وجہ سے نہیں

6۔ زمین پر کیسے چلنا چاہیے؟
(الف) تکبر سے (ب) عاجزی سے (ج) دوڑ کر (د) ڈر کر

7۔ آواز کیسی رکھنی چاہیے؟
(الف) اونچی (ب) نرم (ج) سخت (د) تیز

8۔ مصیبت میں کیا کرنا چاہیے؟
(الف) شکایت کرنا (ب) صبر کرنا (ج) مایوس ہونا (د) ہار مان لینا

9۔ سورۃ لقمان کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

10۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا کس کی ذمہ داری ہے؟
(الف) صرف علماء کی (ب) ہر مسلمان کی (ج) صرف بادشاہ کی (د) کسی کی نہیں

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ الف 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 12: سورۃ السجدہ

سورۃ السجدہ مکی سورت ہے جس کا نام سجدے کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی عظمت، انسان کی پیدائش، آخرت اور مومنوں کی صفات کا ذکر ہے۔

اہم نکات

- اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔
- انسان کی پیدائش مٹی سے ہوئی اور اللہ نے اس میں اپنی روح پھونکی۔
- قیامت کے دن ہر شخص اپنے اعمال کا حساب دے گا۔
- مومن لوگ راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہوئے دعا مانگتے ہیں۔
- مومن اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے — ان کا انجام مختلف ہوگا۔
- اللہ تعالیٰ نے انسان کو آنکھیں، کان اور دل عطا فرمائے ہیں جن کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **سجدہ:** اللہ کے سامنے پیشانی زمین پر رکھ کر عبادت کرنا • **تخلیق:** پیدا کرنا • **حساب:** اعمال کا جائزہ لینا

خلاصہ: سورۃ السجدہ انسان کو اس کی پیدائش اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ اللہ نے انسان کو بہترین نعمتیں دی ہیں اور اسے ان کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ مومن لوگ اللہ کے ڈر سے عبادت کرتے ہیں اور نافرمان لوگ اپنے انجام کو خود پہنچتے ہیں۔

سورۃ 12: سورۃ السجدہ — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ السجدہ کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں سجدے کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ السجدہ رکھا گیا۔

سوال 2: انسان کی پیدائش کس چیز سے ہوئی؟

جواب: انسان کی پیدائش مٹی سے ہوئی ہے۔

سوال 3: مومن لوگ راتوں کو کیا کرتے ہیں؟

جواب: مومن لوگ راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہوئے دعا مانگتے ہیں۔

سوال 4: قیامت کے دن ہر شخص کو کیا کرنا ہوگا؟

جواب: قیامت کے دن ہر شخص کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

سوال 5: اللہ نے انسان کو کون سی نعمتیں دی ہیں؟

جواب: اللہ نے انسان کو آنکھیں، کان اور دل عطا فرمائے ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ السجدہ کی روشنی میں انسان کی پیدائش اور آخرت کا تعلق بیان کریں۔

جواب: سورۃ السجدہ میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی پیدائش مٹی سے ہوئی اور اللہ نے اسے آنکھیں، کان اور دل عطا فرمائے۔ یہ نعمتیں اس لیے دی گئی ہیں تاکہ انسان اللہ کو پہچانے اور اس کی عبادت کرے۔ قیامت کے دن انسان کو ان نعمتوں کا حساب دینا ہوگا کہ اس نے انہیں کس کام میں استعمال کیا۔ جو شخص نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔

سوال 2: مومن اور نافرمان میں کیا فرق ہے؟

جواب: سورۃ السجدہ میں بتایا گیا ہے کہ مومن اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے۔ مومن لوگ اللہ کے ڈر سے عبادت کرتے ہیں، راتوں کو اٹھ کر دعا مانگتے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں۔ نافرمان لوگ اللہ کے احکام کو بھول جاتے ہیں اور برائی میں لگے رہتے ہیں۔ قیامت کے دن ان دونوں کا انجام مختلف ہوگا — مومن کو جنت کی خوشخبری ملے گی اور نافرمان کو سزا ملے گی۔

سورۃ 12: سورۃ السجدہ — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سجدہ کسے کہتے ہیں؟
(الف) کھڑے ہونا (ب) اللہ کے سامنے پیشانی زمین پر رکھنا (ج) بیٹھنا (د) چلنا

2۔ انسان کی پیدائش کس سے ہوئی؟
(الف) پانی سے (ب) مٹی سے (ج) ہوا سے (د) آگ سے

3۔ آسمان و زمین کس نے پیدا کیے؟
(الف) انسان نے (ب) اللہ تعالیٰ نے (ج) فرشتوں نے (د) کسی نے نہیں

4۔ مومن لوگ راتوں کو کیا کرتے ہیں؟
(الف) سوتے ہیں (ب) اللہ کی عبادت کرتے ہیں (ج) کھیلتے ہیں (د) سفر کرتے ہیں

5۔ قیامت کے دن ہر شخص کو کیا دینا ہوگا؟
(الف) دولت (ب) اپنے اعمال کا حساب (ج) تحفہ (د) کچھ نہیں

6۔ مومن اور نافرمان برابر ہیں؟
(الف) جی ہاں (ب) نہیں (ج) کبھی کبھی (د) معلوم نہیں

7۔ اللہ نے انسان کو کیا عطا فرمایا؟
(الف) صرف دولت (ب) آنکھیں، کان اور دل (ج) صرف طاقت (د) صرف علم

8۔ نعمتوں کا شکر کیسے ادا ہوتا ہے؟
(الف) چھپا کر (ب) انہیں اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کر کے (ج) ضائع کر کے (د) بھول کر

9۔ سورۃ السجدہ کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

10۔ نافرمان لوگوں کا انجام کیا ہے؟
(الف) کامیابی (ب) سزا (ج) عزت (د) امن

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 13: سورۃ سبا

سورۃ سبا مکی سورت ہے جس کا نام قومِ سبا کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ نعمتیں، قومِ سبا کی ناشکری اور ان کے انجام کا ذکر ہے۔

اہم نکات

- حضرت داؤد کو اللہ نے بڑی نعمتیں عطا فرمائی تھیں اور وہ اللہ کا شکر ادا کرتے تھے۔
- حضرت سلیمان کو ہوا اور جنات کی خدمت عطا ہوئی تھی اور انہوں نے بھی شکر ادا کیا۔
- قومِ سبا کو اللہ نے باغات اور خوشحالی عطا فرمائی تھی۔
- قومِ سبا نے ناشکری کی اور اللہ کی نعمتوں کی قدر نہ کی۔
- ناشکری کی وجہ سے قومِ سبا پر سیلاب آیا اور ان کے باغات تباہ ہو گئے۔
- شکر کرنے والوں کے لیے نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری کرنے والے نقصان اٹھاتے ہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **سبا:** یمن کی ایک قدیم قوم • **ناشکری:** نعمتوں کی قدر نہ کرنا • **سیلاب:** پانی کا بڑا بہاؤ

خلاصہ: سورۃ سبا شکر اور ناشکری کا فرق واضح کرتی ہے۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے بڑی نعمتوں پر شکر ادا کیا جبکہ قومِ سبا نے ناشکری کی اور تباہ ہو گئی۔ جو شخص نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اللہ اسے مزید نوازتا ہے۔

سورۃ 13: سورۃ سبا — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ سبا کا نام کس قوم کے نام پر رکھا گیا ہے؟

جواب: یہ سورت قومِ سبا کے نام پر رکھی گئی ہے جن کا ذکر اس میں آیا ہے۔

سوال 2: حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے نعمتوں پر کیا رویہ اختیار کیا؟

جواب: حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا۔

سوال 3: قومِ سبا کو اللہ نے کیا نعمتیں دی تھیں؟

جواب: قومِ سبا کو اللہ نے باغات، خوشحالی اور امن کی نعمتیں دی تھیں۔

سوال 4: قومِ سبا کا انجام کیوں ہوا؟

جواب: قومِ سبا نے ناشکری کی اور اللہ کی نعمتوں کی قدر نہ کی، اس لیے وہ تباہ ہو گئی۔

سوال 5: شکر کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: شکر کرنے والوں کے لیے اللہ کی نعمتیں بڑھتی ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ سبا کی روشنی میں شکر اور ناشکری کا فرق بیان کریں۔

جواب: سورۃ سبا میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی مثال دی گئی ہے کہ انہیں بڑی نعمتیں ملیں مگر انہوں نے شکر ادا کیا اور عاجزی اختیار کی۔ دوسری طرف قومِ سبا کو باغات اور خوشحالی ملی مگر انہوں نے ناشکری کی اور اللہ سے منہ موڑ لیا، جس کی وجہ سے ان پر سیلاب آیا اور ان کے باغات تباہ ہو گئے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ نعمتیں اللہ کی امانت ہیں، ان کا شکر ادا کرنا چاہیے اور انہیں اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا چاہیے۔

سوال 2: قومِ سبا کے انجام سے طالب علم کیا سیکھ سکتا ہے؟

جواب: قومِ سبا کے انجام سے طالب علم یہ سیکھتا ہے کہ خوشحالی اور نعمتیں ہمیشہ نہیں رہتیں، اگر انسان ناشکری کرے تو نعمتیں چھن بھی سکتی ہیں۔ طالب علم کو اپنی صحت، علم، گھر اور دیگر نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ نعمتوں کا شکر صرف زبان سے نہیں بلکہ ان کا صحیح استعمال کرنے سے بھی ادا ہوتا ہے۔ جو شخص شکر گزار ہوتا ہے اللہ اسے مزید نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

سورۃ 13: سورۃ سبا — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ قومِ سبا کہاں کی قوم تھی؟
(الف) مصر کی (ب) یمن کی (ج) شام کی (د) عراق کی

2۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے نعمتوں پر کیا کیا؟
(الف) غرور کیا (ب) شکر ادا کیا (ج) چھپایا (د) ضائع کیا

3۔ قومِ سبا کو کیا نعمتیں ملی تھیں؟
(الف) صرف دولت (ب) باغات اور خوشحالی (ج) صرف طاقت (د) صرف علم

4۔ قومِ سبا کیوں تباہ ہوئی؟
(الف) غربت کی وجہ سے (ب) ناشکری کی وجہ سے (ج) جنگ کی وجہ سے (د) بیماری کی وجہ سے

5۔ قومِ سبا پر کیا آیا؟
(الف) زلزلہ (ب) سیلاب (ج) قحط (د) طوفان

6۔ شکر کرنے والوں کے لیے نعمتیں کیا ہوتی ہیں؟
(الف) کم ہوتی ہیں (ب) بڑھتی ہیں (ج) ختم ہوتی ہیں (د) بدل جاتی ہیں

7۔ نعمتیں کس کی امانت ہیں؟
(الف) انسان کی (ب) اللہ کی (ج) بادشاہ کی (د) خاندان کی

8۔ سورۃ سبا کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ ناشکری کا انجام کیا ہے؟
(الف) انعام (ب) نقصان (ج) عزت (د) امن

10۔ حضرت سلیمان کو کیا عطا ہوا تھا؟
(الف) صرف دولت (ب) ہوا اور جنات کی خدمت (ج) صرف طاقت (د) صرف شہرت

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 14: سورۃ فاطر

سورۃ فاطر مکی سورت ہے جس کا نام اللہ کے ایک نام فاطر پر رکھا گیا ہے، جس کے معنی ہیں پیدا کرنے والا۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی عظمت، فرشتوں کا ذکر اور اللہ کی رحمت کا بیان ہے۔

اہم نکات

- اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور اسی نے فرشتوں کو پیدا فرمایا۔
- فرشتے اللہ کے فرمانبردار بندے ہیں جو اس کے حکم سے کام کرتے ہیں۔
- اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ جسے چاہے اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔
- جو لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں اور جو شرک کرتے ہیں وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔
- نیک اور بد برابر نہیں ہو سکتے — ان کا انجام مختلف ہوگا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **فاطر**: پیدا کرنے والا • **رحمت**: اللہ کی مہربانی • **فرشتے**: اللہ کے نورانی فرمانبردار بندے

خلاصہ: سورۃ فاطر اللہ کی تخلیق اور اس کی رحمت کا بیان کرتی ہے۔ اللہ نے کائنات کو حکمت کے ساتھ پیدا فرمایا ہے اور اس کی رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے اور جو شرک کرتا ہے وہ اپنے ہی نقصان کا سبب بنتا ہے۔

سورۃ 14: سورۃ فاطر – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: فاطر کے معنی کیا ہیں؟

جواب: فاطر کے معنی ہیں پیدا کرنے والا۔

سوال 2: سورۃ فاطر کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں اللہ کے نام فاطر کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ فاطر رکھا گیا۔

سوال 3: فرشتے کیسے بندے ہیں؟

جواب: فرشتے اللہ کے فرمانبردار بندے ہیں جو اس کے حکم سے کام کرتے ہیں۔

سوال 4: اللہ کی رحمت کیسی ہے؟

جواب: اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ جسے چاہے اس سے نوازتا ہے۔

سوال 5: نیک اور بد برابر ہو سکتے ہیں؟

جواب: نیک اور بد برابر نہیں ہو سکتے، ان کا انجام مختلف ہوگا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ فاطر کی روشنی میں اللہ کی تخلیق کی عظمت بیان کریں۔

جواب: سورۃ فاطر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے فرشتوں کو پیدا فرمایا اور کائنات کا پورا نظام حکمت کے ساتھ چلایا ہے۔ آسمان، زمین، سورج، چاند اور تمام مخلوقات اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ جو شخص ان نشانیوں پر غور کرتا ہے وہ اللہ کی عظمت کو پہچان لیتا ہے اور اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

سوال 2: اللہ کی رحمت سے مایوس کیوں نہیں ہونا چاہیے؟

جواب: سورۃ فاطر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ جو شخص گناہ کر کے بھی سچے دل سے توبہ کر لے اللہ اسے معاف فرما دیتا ہے۔ مایوسی شیطان کا ہتھیار ہے اور مومن کو اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی غلطیوں پر نادم ہو، توبہ کرے اور نیک عمل کرے، کیونکہ اللہ بہت مہربان اور معاف فرمانے والا ہے۔

سورۃ 14: سورۃ فاطر — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ فاطر کے معنی کیا ہیں؟
(الف) مالک (ب) پیدا کرنے والا (ج) رزق دینے والا (د) حاکم

2۔ آسمان و زمین کس نے پیدا کیے؟
(الف) انسان نے (ب) اللہ تعالیٰ نے (ج) فرشتوں نے (د) کسی نے نہیں

3۔ فرشتے کیسے بندے ہیں؟
(الف) نافرمان (ب) فرمانبردار (ج) غافل (د) متکبر

4۔ اللہ کی رحمت کیسی ہے؟
(الف) محدود (ب) بہت وسیع (ج) صرف نیکوں کے لیے (د) صرف ایک قوم کے لیے

5۔ شرک کرنے والا کس کا نقصان کرتا ہے؟
(الف) دوسروں کا (ب) اپنا ہی (ج) پیغمبر کا (د) کسی کا نہیں

6۔ اللہ تعالیٰ کس چیز کو جانتا ہے؟
(الف) صرف ظاہر کو (ب) ہر چیز کو (ج) صرف ماضی کو (د) صرف مستقبل کو

7۔ نیک اور بد برابر ہیں؟
(الف) جی ہاں (ب) نہیں (ج) کبھی کبھی (د) معلوم نہیں

8۔ توبہ کرنے والوں کو اللہ کیا کرتا ہے؟
(الف) سزا دیتا ہے (ب) معاف فرماتا ہے (ج) بھول جاتا ہے (د) ناراض ہوتا ہے

9۔ سورۃ فاطر کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

10۔ کائنات کی نشانیاں کس کی دلیل ہیں؟
(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) فرشتوں کی تعداد کی (د) زمین کی عمر کی

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 15: سورۃ یٰس

سورۃ یٰس مکی سورت ہے جسے قرآن کا دل بھی کہا جاتا ہے۔ اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کے دلائل دیے گئے ہیں اور ایک بستی کے لوگوں کا واقعہ بیان ہوا ہے جنہوں نے اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں کو جھٹلایا۔

اہم نکات

- قرآن مجید حکمت والی کتاب ہے اور یہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔
- ایک بستی کے لوگوں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑایا۔
- ایک نیک شخص نے اپنی قوم کو رسولوں کی بات ماننے کی نصیحت کی۔
- اللہ تعالیٰ مردہ زمین کو بارش سے زندہ کر دیتا ہے، یہ آخرت کی دلیل ہے۔
- قیامت کے دن انسان کے ہاتھ پاؤں اس کے اعمال کی گواہی دیں گے۔
- اللہ جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے وہ ہو جاتی ہے اور اس کے لیے کوئی مشکل نہیں۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **حکمت:** صحیح علم اور صحیح فیصلہ • **رسالت:** پیغمبر کا پیغام پہنچانا • **آخرت:** مرنے کے بعد کی ہمیشہ رہنے والی زندگی

خلاصہ: سورۃ یٰس توحید، رسالت اور آخرت کے دلائل دیتی ہے۔ بستی کے لوگوں کا واقعہ سکھاتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں وہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے کی واضح دلیل ہے۔

سورۃ 15: سورۃ یٰس — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ یٰس کو قرآن کا دل کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: سورۃ یٰس میں توحید، رسالت اور آخرت کے بنیادی عقائد بڑی خوبصورتی سے بیان ہوئے ہیں، اس لیے اسے قرآن کا دل کہا جاتا ہے۔

سوال 2: بستی کے لوگوں نے رسولوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: بستی کے لوگوں نے رسولوں کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑایا۔

سوال 3: نیک شخص نے اپنی قوم کو کیا نصیحت کی؟

جواب: نیک شخص نے اپنی قوم کو رسولوں کی بات ماننے اور اللہ پر ایمان لانے کی نصیحت کی۔

سوال 4: بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا کس کی دلیل ہے؟

جواب: بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

سوال 5: قیامت کے دن انسان کے اعمال کی گواہی کون دے گا؟

جواب: قیامت کے دن انسان کے ہاتھ پاؤں اس کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ یٰس کی روشنی میں آخرت پر ایمان کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ یٰس میں آخرت پر ایمان کو بنیادی عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔ بارش سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص اپنے اعمال کا حساب دے گا اور اس کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے۔ جو شخص آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ دنیا میں نیک اعمال کرتا ہے اور برائی سے بچتا ہے، کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسے ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔

سوال 2: بستی کے لوگوں کے واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: بستی کے لوگوں کے واقعے سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کے رسولوں کو جھٹلانا اور ان کا مذاق اڑانا تباہی کا سبب بنتا ہے۔ ایک نیک شخص نے اپنی قوم کو سمجھانے کی کوشش کی مگر قوم نے اس کی بات نہ مانی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیکی کی دعوت دینے والے کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اسے صبر کرنا چاہیے۔ جو لوگ حق کی بات مانتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں اور جو انکار کرتے ہیں وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔

سورۃ 15: سورۃ یٰس — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ یٰس کو کیا کہا جاتا ہے؟
(الف) قرآن کا دماغ (ب) قرآن کا دل (ج) قرآن کی روح (د) قرآن کی جان

2۔ قرآن مجید کیسی کتاب ہے؟
(الف) عام کتاب (ب) حکمت والی کتاب (ج) کہانیوں کی کتاب (د) تاریخ کی کتاب

3۔ بستی کے لوگوں نے رسولوں کے ساتھ کیا کیا؟
(الف) ایمان لے آئے (ب) جھٹلایا اور مذاق اڑایا (ج) مدد کی (د) عزت کی

4۔ نیک شخص نے قوم کو کیا نصیحت کی؟
(الف) جنگ کی (ب) رسولوں کی بات ماننے کی (ج) ہجرت کی (د) تجارت کی

5۔ بارش سے مردہ زمین کا زندہ ہونا کس کی دلیل ہے؟
(الف) کھیتی کی (ب) آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے کی (ج) موسم کی تبدیلی کی (د) پانی کی کمی کی

6۔ قیامت کے دن گواہی کون دے گا؟
(الف) پڑوسی (ب) انسان کے ہاتھ پاؤں (ج) فرشتے (د) کوئی نہیں

7۔ اللہ جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے وہ کیا ہوتی ہے؟
(الف) مشکل ہوتی ہے (ب) ہو جاتی ہے (ج) رک جاتی ہے (د) بدل جاتی ہے

8۔ سورۃ یٰس کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

9۔ رسولوں کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہے؟
(الف) کامیابی (ب) تباہی (ج) دولت (د) عزت

10۔ آخرت پر ایمان کا فائدہ کیا ہے؟
(الف) انسان برائی سے بچتا ہے (ب) دولت بڑھتی ہے (ج) عمر لمبی ہوتی ہے (د) صحت اچھی رہتی ہے

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ الف

سورۃ 16: سورۃ الصافات

سورۃ الصافات مکی سورت ہے جس کا نام صف باندھنے والے فرشتوں کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں توحید، حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی قربانی اور حضرت یونس کی نجات کا ذکر ہے۔

اہم نکات

- فرشتے صفیں باندھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں۔
- حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے کو قربان کرنے کی تیاری کی اور اللہ نے ان کی قربانی قبول فرمائی۔
- حضرت اسماعیل نے اپنے والد کی اطاعت کی اور اللہ کے حکم کے سامنے سر جھکا دیا۔
- حضرت یونس نے مصیبت میں اللہ کو پکارا تو اللہ نے انہیں نجات عطا فرمائی۔
- اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔
- قیامت کے دن نیک لوگوں کو انعام ملے گا اور برے لوگوں کو سزا ملے گی۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **صافات:** صفیں باندھنے والے • **قربانی:** اللہ کی رضا کے لیے پیش کرنا • **اطاعت:** حکم ماننا

خلاصہ: سورۃ الصافات توحید اور قربانی کا سبق دیتی ہے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی قربانی اللہ کی اطاعت کی بہترین مثال ہے۔ فرشتے صفیں باندھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور حضرت یونس کی نجات بتاتی ہے کہ اللہ اپنے بندوں کی پکار سنتا ہے۔

سورۃ 16: سورۃ الصافات – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الصافات کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں صف باندھنے والے فرشتوں کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ الصافات رکھا گیا۔

سوال 2: حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم پر کیا کیا؟

جواب: حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے کو قربان کرنے کی تیاری کی۔

سوال 3: حضرت اسماعیل نے اپنے والد کی بات پر کیا رویہ اختیار کیا؟

جواب: حضرت اسماعیل نے اپنے والد کی اطاعت کی اور اللہ کے حکم کے سامنے سر جھکا دیا۔

سوال 4: حضرت یونس کو نجات کیسے ملی؟

جواب: حضرت یونس نے مصیبت میں اللہ کو پکارا تو اللہ نے انہیں نجات عطا فرمائی۔

سوال 5: فرشتے اللہ کی عبادت کیسے کرتے ہیں؟

جواب: فرشتے صفیں باندھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی قربانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی قربانی اللہ کی اطاعت کی بہترین مثال ہے۔ حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم پر اپنی سب سے پیاری چیز قربان کرنے کی تیاری کی اور حضرت اسماعیل نے بھی صبر اور اطاعت سے اس حکم کو قبول کیا۔ اللہ نے ان کی قربانی قبول فرمائی اور انہیں بہترین بدلہ دیا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے ہر قربانی دینی چاہیے اور والدین کی اطاعت کرنی چاہیے۔ سچی قربانی میں نیت اور تقویٰ اصل چیز ہے۔

سوال 2: حضرت یونس کی نجات سے طالب علم کیا سیکھ سکتا ہے؟

جواب: حضرت یونس نے مصیبت میں اللہ کو پکارا اور اللہ نے انہیں نجات عطا فرمائی۔ اس سے طالب علم یہ سیکھتا ہے کہ مشکل وقت میں مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ سے دعا مانگنی چاہیے۔ اللہ اپنے بندوں کی پکار سنتا ہے اور مصیبت سے نجات دیتا ہے۔ طالب علم کو پڑھائی، بیماری یا کسی بھی مشکل میں اللہ پر بھروسا رکھنا چاہیے اور صبر کرنا چاہیے۔

سورۃ 16: سورۃ الصافات — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ صافات کے معنی کیا ہیں؟
(الف) اڑنے والے (ب) صفیں باندھنے والے (ج) چلنے والے (د) سونے والے

2۔ فرشتے اللہ کی عبادت کیسے کرتے ہیں؟
(الف) اکیلے (ب) صفیں باندھ کر (ج) سوتے ہوئے (د) کھیلتے ہوئے

3۔ حضرت ابراہیم نے کس کی قربانی کی تیاری کی؟
(الف) اپنے مال کی (ب) اپنے بیٹے کی (ج) اپنے گھر کی (د) اپنے اونٹ کی

4۔ حضرت اسماعیل نے کیا کیا؟
(الف) انکار کر دیا (ب) والد کی اطاعت کی (ج) بھاگ گئے (د) شکایت کی

5۔ قربانی میں اصل چیز کیا ہے؟
(الف) گوشت (ب) تقویٰ اور نیت (ج) جانور کی قیمت (د) تعداد

6۔ حضرت یونس نے مصیبت میں کس کو پکارا؟
(الف) فرشتوں کو (ب) اللہ کو (ج) اپنی قوم کو (د) کسی کو نہیں

7۔ اللہ کا کوئی شریک ہے؟
(الف) جی ہاں (ب) نہیں (ج) کبھی کبھی (د) معلوم نہیں

8۔ قیامت کے دن نیک لوگوں کو کیا ملے گا؟
(الف) سزا (ب) انعام (ج) کچھ نہیں (د) نقصان

9۔ سورۃ الصافات کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

10۔ اللہ کی اطاعت کا بدلہ کیا ہے؟
(الف) سزا (ب) بہترین بدلہ (ج) کچھ نہیں (د) نقصان

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 17: سورۃ ص

سورۃ ص مکی سورت ہے جس کا نام اس کے شروع کے حرف کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت داؤد، حضرت سلیمان اور حضرت ایوب کے واقعات بیان ہوئے ہیں اور صبر کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔

اہم نکات

- حضرت داؤد ایک عادل بادشاہ اور نیک نبی تھے جنہیں اللہ نے بڑی نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔
- حضرت داؤد اللہ کی عبادت میں بہت محنتی تھے اور راتوں کو عبادت کرتے تھے۔
- حضرت سلیمان کو اللہ نے بڑی بادشاہت اور حکمت عطا فرمائی تھی۔
- حضرت ایوب نے بیماری اور مصیبت میں صبر کیا اور اللہ نے انہیں صحت عطا فرمائی۔
- تکبر کرنے والے لوگ حق کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اپنے انجام کو پہنچتے ہیں۔
- اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ توبہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **صبر:** مصیبت میں ثابت قدم رہنا • **حکمت:** صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت • **عادل:** انصاف کرنے والا

خلاصہ: سورۃ ص انبیاء کی زندگیوں سے صبر اور عاجزی کا سبق دیتی ہے۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کو بڑی نعمتیں ملیں مگر انہوں نے عاجزی اختیار کی۔ حضرت ایوب نے مصیبت میں صبر کیا اور اللہ نے انہیں بہترین بدلہ دیا۔ تکبر انسان کو تباہ کرتا ہے اور عاجزی اسے کامیاب بناتی ہے۔

سورۃ 17: سورۃ ص — مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ ص کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت کا نام اس کے شروع کے حرف ص کے نام پر رکھا گیا ہے۔

سوال 2: حضرت داؤد کیسے بادشاہ تھے؟

جواب: حضرت داؤد ایک عادل بادشاہ اور نیک نبی تھے۔

سوال 3: حضرت داؤد عبادت میں کیسے تھے؟

جواب: حضرت داؤد اللہ کی عبادت میں بہت محنتی تھے اور راتوں کو عبادت کرتے تھے۔

سوال 4: حضرت ایوب نے مصیبت میں کیا کیا؟

جواب: حضرت ایوب نے بیماری اور مصیبت میں صبر کیا۔

سوال 5: حضرت سلیمان کو اللہ نے کیا عطا فرمایا؟

جواب: حضرت سلیمان کو اللہ نے بڑی بادشاہت اور حکمت عطا فرمائی تھی۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: حضرت ایوب کے صبر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: حضرت ایوب نے بیماری اور مصیبت میں اللہ سے شکایت نہیں کی بلکہ صبر کیا اور اللہ کو پکارتے رہے۔ اللہ نے ان کے صبر کا بدلہ انہیں صحت اور نعمتوں کی صورت میں دیا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی اور صبر کرنے والوں کے لیے اللہ کی طرف سے بہترین بدلہ ہوتا ہے۔ طالب علم کو بھی پڑھائی، بیماری یا کسی مشکل میں صبر کرنا چاہیے اور اللہ سے مدد مانگنی چاہیے۔

سوال 2: حضرت داؤد کی زندگی سے طالب علم کیا سیکھ سکتا ہے؟

جواب: حضرت داؤد ایک عادل بادشاہ تھے اور اللہ کی عبادت میں بہت محنتی تھے۔ انہیں بڑی نعمتیں ملیں مگر انہوں نے عاجزی اختیار کی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ طالب علم کو بھی اپنی ذمہ داریوں میں انصاف کرنا چاہیے، عبادت میں محنت کرنی چاہیے اور نعمتوں پر غرور نہیں کرنا چاہیے۔ عاجزی اور محنت ہی کامیابی کی کنجی ہے۔

سورۃ 17: سورۃ ص — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ سورۃ ص کا نام کس پر رکھا گیا؟
(الف) ایک شہر پر (ب) اس کے شروع کے حرف پر (ج) ایک پہاڑ پر (د) ایک دریا پر

2۔ حضرت داؤد کیسے بادشاہ تھے؟
(الف) ظالم (ب) عادل (ج) غافل (د) متکبر

3۔ حضرت داؤد عبادت میں کیسے تھے؟
(الف) سست (ب) بہت محنتی (ج) غافل (د) بے پروا

4۔ حضرت سلیمان کو کیا عطا ہوا؟
(الف) صرف دولت (ب) بادشاہت اور حکمت (ج) صرف طاقت (د) صرف شہرت

5۔ حضرت ایوب کس چیز کی مثال ہیں؟
(الف) دولت کی (ب) صبر کی (ج) طاقت کی (د) شہرت کی

6۔ تکبر کرنے والوں کا انجام کیا ہے؟
(الف) کامیابی (ب) تباہی (ج) عزت (د) امن

7۔ اللہ کی رحمت کیسی ہے؟
(الف) محدود (ب) بہت وسیع (ج) صرف نیکوں کے لیے (د) صرف ایک قوم کے لیے

8۔ صبر کا بدلہ کیا ہوتا ہے؟
(الف) سزا (ب) اللہ کی طرف سے بہترین بدلہ (ج) کچھ نہیں (د) نقصان

9۔ سورۃ ص کس دور کی سورت ہے؟
(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

10۔ عاجزی انسان کو کیا بناتی ہے؟
(الف) ناکام (ب) کامیاب (ج) کمزور (د) رسوا

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

سورۃ 18: سورۃ الاحقاف

سورۃ الاحقاف مکی سورت ہے جس کا نام قومِ عاد کے علاقے احقاف کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت ھود کی دعوت، قومِ عاد کے انجام، والدین کے حقوق اور جنات کے قرآن سننے کا ذکر ہے۔

اہم نکات

- حضرت ھود نے قومِ عاد کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی۔
- قومِ عاد نے تکبر کیا اور حضرت ھود کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔
- قومِ عاد اپنے انجام کو پہنچی اور اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔
- والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے، خاص طور پر ماں کی محنت کا ذکر ہے۔
- جنات کے ایک گروہ نے قرآن سنا اور ایمان لے آیا۔
- قیامت کے دن ہر شخص اپنے اعمال کا حساب دے گا۔

اہم الفاظ و اصطلاحات: **احقاف:** قومِ عاد کا علاقہ، ریت کے ٹیلے • **حسن سلوک:** اچھا برتاؤ کرنا • **تکبر:** اپنے آپ کو بڑا سمجھنا

خلاصہ: سورۃ الاحقاف قومِ عاد کے انجام سے عبرت دلاتی ہے اور والدین کے حقوق کی اہمیت بتاتی ہے۔ جنات کا قرآن سن کر ایمان لانا اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن کی تعلیم ہر مخلوق کے لیے ہدایت ہے۔ جو لوگ تکبر کرتے ہیں وہ تباہ ہوتے ہیں اور جو اللہ کی اطاعت کرتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

سورۃ 18: سورۃ الاحقاف – مشقی سوالات

مختصر سوالات

سوال 1: سورۃ الاحقاف کا نام کس وجہ سے رکھا گیا؟

جواب: اس سورت میں قومِ عاد کے علاقے احقاف کا ذکر آیا ہے، اسی لیے اس کا نام سورۃ الاحقاف رکھا گیا۔

سوال 2: حضرت ھود کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟

جواب: حضرت ھود قومِ عاد کی طرف بھیجے گئے تھے۔

سوال 3: قومِ عاد نے حضرت ھود کی دعوت کا کیا جواب دیا؟

جواب: قومِ عاد نے تکبر کیا اور حضرت ھود کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔

سوال 4: والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے اور ان کی خدمت کرنی چاہیے۔

سوال 5: جنات نے قرآن سن کر کیا کیا؟

جواب: جنات کے ایک گروہ نے قرآن سنا اور ایمان لے آیا۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: قومِ عاد کے انجام سے ہمیں کیا عبرت ملتی ہے؟

جواب: قومِ عاد ایک طاقتور قوم تھی مگر انہوں نے تکبر کیا اور حضرت ھود کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے اپنی طاقت اور دولت پر غرور کیا اور اللہ کی نافرمانی کی، جس کی وجہ سے وہ تباہ ہو گئے۔ اس سے یہ عبرت ملتی ہے کہ طاقت اور دولت پر غرور نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ کی اطاعت کرنی چاہیے۔ جو قوم اللہ کے پیغمبروں کو جھٹلاتی ہے وہ اپنے انجام کو خود پہنچتی ہے۔

سوال 2: والدین کے حقوق کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: سورۃ الاحقاف میں والدین کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ماں نے بچے کو تکلیف اٹھا کر پالا ہوتا ہے، اس لیے اس کی خدمت سب سے زیادہ ضروری ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ان کی بات ماننا اور ان کی دعائیں لینا ہر بچے کا فرض ہے۔ جو شخص اپنے والدین کی خدمت کرتا ہے اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں کامیابی ملتی ہے۔

سورۃ 18: سورۃ الاحقاف — معروضی سوالات

معروضی سوالات (MCQs)

1۔ احقاف کس کا علاقہ تھا؟

(الف) قومِ ثمود کا (ب) قومِ عاد کا (ج) قومِ مدین کا (د) قومِ نوح کا

2۔ حضرت ھود کس قوم کی طرف بھیجے گئے؟

(الف) قومِ ثمود (ب) قومِ عاد (ج) قومِ مدین (د) قومِ لوط

3۔ قومِ عاد نے دعوت کا کیا جواب دیا؟

(الف) ایمان لے آئی (ب) تکبر کر کے انکار کر دیا (ج) ہجرت کر گئی (د) توبہ کر لی

4۔ قومِ عاد کیوں تباہ ہوئی؟

(الف) غربت کی وجہ سے (ب) تکبر اور نافرمانی کی وجہ سے (ج) بیماری کی وجہ سے (د) قحط کی وجہ سے

5۔ والدین کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

(الف) سختی سے (ب) حسن سلوک سے (ج) بے پروائی سے (د) غصے سے

6۔ جنات نے قرآن سن کر کیا کیا؟

(الف) بھاگ گئے (ب) ایمان لے آئے (ج) مذاق اڑایا (د) انکار کر دیا

7۔ طاقت اور دولت پر غرور کرنا کیسا ہے؟

(الف) اچھا (ب) تباہی کا سبب (ج) ضروری (د) بے ضرر

8۔ قیامت کے دن ہر شخص کو کیا دینا ہوگا؟

(الف) دولت (ب) اپنے اعمال کا حساب (ج) تحفہ (د) کچھ نہیں

9۔ سورۃ الاحقاف کس دور کی سورت ہے؟

(الف) مدنی دور کی (ب) مکی دور کی (ج) دونوں کی (د) کسی کی نہیں

10۔ اللہ کی اطاعت کرنے والوں کا انجام کیا ہے؟

(الف) ناکامی (ب) کامیابی (ج) تباہی (د) رسوائی

جوابی کلید: 1۔ ب 2۔ ب 3۔ ب 4۔ ب 5۔ ب 6۔ ب 7۔ ب 8۔ ب 9۔ ب 10۔ ب

آخری مشورے

- ہر سورت کا مرکزی پیغام یاد رکھیں — یہی پیغام مختصر اور تفصیلی سوالات کی بنیاد ہے۔
- مشکل الفاظ کے معانی روزانہ دہرائیں تاکہ امتحان میں آسانی ہو۔
- تفصیلی سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں لکھنے کی مشق کریں۔
- معروضی سوالات کی جوابی کلید سے اپنے نمبر خود جانچیں اور کمزور سورتوں کو دوبارہ پڑھیں۔
- اپنی تیاری کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتاب سے ملا کر دیکھیں۔

یہ نوٹس طلبہ کی رہنمائی کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔ تمام مواد اصل تحریر ہے۔ حتمی نصاب اور امتحانی خاکے کے لیے بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ اور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کوئٹہ کی جاری کردہ معلومات کو معیار بنائیں۔

— اختتام —